طاغوت کے مددگاروں اور حمایتیوں کے کفر کے دلائل

اولاً قرآن کریم سے:

واضح رہے کہ کسی بھی مسئلے کا شرعی حکم معلوم کرنے کے تین ذرائع ہیں:

- قرآن کریم۔
- سنت ثابتہ۔
- اجماع۔

☆اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَ يُؤْمِنْ م بِااللهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا

"پس جو طاغوت کے ساتھ کفر کرے گا اور اللہ پر ایمان لائے گا تو اس نے مضبوط کڑے کو پکڑ لیا جو ٹوٹ نہیں سکتا"۔(بقرہ:256.)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے صحیح ہونے کے لئے شرط رکھی کہ طاغوت کے ساتھ کفر کیا جائے، لہٰذا جو طاغوت کے ساتھ کفر نہیں کرتا اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں الّا یہ کہ وہ طاغوت کے ساتھ کفر کردے اور طاغوت کا حامی اور مددگار طاغوت کے ساتھ کفر نہیں کرتا۔ لہٰذا یہ اس پر ایمان لانے والا ہوا اور طاغوت کے ساتھ کفر نہ کرنے والا اور اس پر ایمان لانے والا "کافر" ہے۔

☆فرمایا:

اَللهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓؤُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ

"اللہ مومنوں کا دوست ہے انہیں اندھیروں سے روشنی میں نکالتا ہے اور کافروں کے دوست طاغوت ہیں جو انہیں روشنی سے اندھیروں میں لے جاتے ہیں یہی جہنمی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے"۔(بقرہ:.257)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا کہ طاغوت کے دوست کافر ہیں، دوست سے اس کے محبوب، اس کے معاونین و مددگار و حامی مراد ہیں ثابت ہوا کہ جو بھی طاغوت کا حامی ہو یا مددگار وہ بھی انہی کی طرح کافر ہے۔

☆فرمایا:

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا، نِالَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا

"اے نبی منافقوں کو خوشخبری دے دیں کہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے یہ وہ لوگ ہیں جو مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں کیا وہ ان کے پاس بلند مرتبہ چاہتے ہیں تو یقیناً ساری کی ساری عزت محض اللہ کے لئے ہے"۔(نساء:139-138)

اس آیت میں منافقین کی صفات بیان کی گئی ہیں کہ وہ مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں اور طاغوت کے مددگار و حامی طاغوت کے دوست بھی ہوتے ہیں جیسا کہ واضح ہے لہٰذا طاغوت کے مددگار اور حامی منافقین کی طرح اور یہ دونوں کفر میں برابر سرابر ہوئے۔

☆فرمایا:

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ االلهِ فِیْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰةً وَ اِلَى االلهِ الْمَصِيْرُ

''مومن لوگ مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بنائیں اور جس نے ایسا کیا وہ اللہ کی جانب سے کسی بھی شئے میں نہیں الّا یہ کہ تم ان سے بچ کر رہو اور اللہ تمہیں اپنے آپ سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے''۔(آل عمران:28).

یہ آیت بھی طاغوت کے حامیوں اور مددگاروں کے کافر ہونے پر دلیل ہے جیسا کہ فرمایا کہ ''وہ اللہ کی جانب سے کسی بھی شئے میں نہیں''، یعنی وہ اللہ سے اور اللہ اس سے بری ہے کیونکہ وہ مرتد ہو کر کفر میں داخل ہو چکا ہے۔ مذکورہ تفسیر رئیس المفسرین ابن جریر الطبری رحمہ اللہ نے بیان کی ہے۔ (الطبری:3/228).

نیز اس آیت کے سبب نزول کے متعلق شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ منہاج السنة النبوية طبع مکتبہ ابن تیمیہ میں فرماتے ہیں کہ مقاتل بن حیان اور مقاتل بن سلیمان دونوں سے منقول ہے کہ یہ آیت حاطب بن ابی بلتعہ وغیرہ کے متعلق نازل ہوئی جو کفار مکہ سے اظہار محبت کرتے تھے، تو اللہ نے انہیں اس سے روک دیا۔(3/228)

☆فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰۤى اَوْلِيَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اِنَّ االلهَ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ

''اے ایمان والو یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناناوہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں سے جو انہیں دوست بنائے گا وہ انہی میں سے ہوگا اور اللہ ظالموں کو یقیناً ہدایت نہیں دیتا ہے''۔(المائدۃ:51.)

اس آیت سے استدلال یہ ہے کہ چونکہ طاغوتی حکمران یہود و نصاریٰ کو دوست بناتے ہیں لہٰذا انہی کی طرح کافر ہوئے جیسا کہ فرمایا:''اور تم میں سے جو انہیں دوست بنائے گا وہ انہی میں سے ہوگا'' اور جو یہود و نصاریٰ کے دوستوں کو دوست بنائے وہ بھی اسی سلسلہ دوستی میں داخل ہوا معلوم ہوا کہ طاغوت کے مددگار بھی کافر ہیں کیونکہ طاغوت کے دوست ہیں۔ اس طرح یہ سب اللہ تعالیٰ کے فرمان ''اور تم میں سے جو انہیں دوست بنائے وہ انہیں میں سے ہوگا'' کے عموم کے تحت داخل ہوئے۔

نیز امام ابن جریرؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:''اور جو بھی مومنوں کے سوا یہود و نصاریٰ کو دوست بنائے گا وہ انہی میں سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی مراد ہے کہ جو انہیں دوست بنائے اور مومنوں کے خلاف ان کی مدد کرے تو وہ انہی کے دین کا ماننے والا ہوا کیونکہ کسی کو دوست بنانے والا اسی کے دین کو ماننے والا ہوتا ہے اور اس کی ہر بات سے راضی ہوتا ہے تو جب وہ اس سے اور اس کے دین سے راضی ہو گیا تو لامحالہ جس سے وہ اختلاف و ناراضگی رکھتا ہے یہ بھی اس کے مخالف ہی شمار ہوا لہٰذا جو حکم اس کا ہے وہی حکم اس سے دوستی کرنے والے کا بھی ہوا۔(تفسیر طبری:6/277.)

☆فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّ لَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ الْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ وَاتَّقُوا االلهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ

''اے ایمان والو تم سے پہلے جن لوگوں کو کتاب (توراۃ، انجیل) دی گئی انہیں اور کفار کو جو کہ تمہارے دین کو مذاق اور کھیل سمجھتے ہیں دوست نہ بناؤ اور اللہ سے ڈرو اگر تم واقعی مومن ہو''۔(مائدۃ:57.)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ان لوگوں کو دوست بنانا کفر ہے جو دینِ اسلام کو کھیل اور مذاق سمجھیں اور لوگوں میں سب سے زیادہ یہ کام طاغوت کرتا ہے وہ اللہ کے دین کو کھیل اور مذاق بنالیتا ہے معنی یہ ہوا کہ طاغوت کے حامی و مددگار اسی کی طرح کافر ہیں۔

نیز فضیلۃ الشیخ عبداللطیف بن عبدالرحمن آل شیخؒ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے فرمان ''اور اللہ سے ڈرو اگر تم واقعی مومن ہو''میں غور کیجئے اس لفظ یعنی اِنْ (اگر) جو کہ شرط کے لئے آتا ہے کا تقاضا ہے کہ جب شرط (یعنی اگر تم واقعی مومن ہو) کی نفی ہو جائے تو جواب شرط (اس جملے سے پہلے والے الفاظ جن میں اہل کتاب اور کفار کے ساتھ دوستی لگانے سے منع کیا گیا ہے) کی بھی نفی ہو جاتی ہے پھر معنی یہ بنتا ہے کہ جو انہیں دوست بنائے وہ مومن نہیں ہے''۔(الدرر السنیۃ: 8/288.)

☆فرمایا:

وَ لَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ النَّبِيِّ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ

''اور اگر وہ واقعی اللہ اور نبی اور جو اللہ نے اس کی طرف نازل کیا پر ایمان رکھتے تو انہیں دوست نہ بناتے لیکن ان کی اکثریت فاسق ہے''۔(المائدۃ: 81)

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ مجموع الفتاویٰ (7/17) میں فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے یہاں جملہ شرطیہ ذکر کیا یعنی جب یہ شرط پائی جائے تو مشروط بھی پایا جائے گا اور حرف شرط لَوْ ''اگر'' ہے جس کا تقاضا ہے شرط کی نفی ہو تو مشروط کی بھی نفی ہو جائے فرمایا کہ ''اور اگر وہ واقعی اللہ اور نبی اور جو اللہ نے اس کی طرف نازل کیا پر ایمان رکھتے ہوتے تو ان کو دوست نہ بناتے'' یہ طرز اس بات کی دلیل ہے کہ ''ایمان مذکور'' انہیں دوست بنانے کی نفی کرتا ہے اور اس کی ضد ہے لہٰذا کسی دل میں ایمان اور ''انہیں دوست بنانا'' جمع نہیں ہو سکتے۔

اور اس آیت سے اس بات کی دلیل کہ طاغوت کے حامی و مددگار بھی انہی کی طرح کافر ہیں یہ ہے کہ اگر وہ واقعی اللہ اور نبی اور قرآن پر ایمان رکھتے ہوتے تو طاغوت کو دوست نہ بناتے، ان کا مومنوں کو چھوڑ کر انہیں دوست بنانا، ان سے ایمان کی نفی کر رہا ہے کیونکہ کسی مومن کے دل میں ایمان اور طاغوت سے دوستی جمع نہیں ہو سکتے۔

☆فرمایا:

وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيْرٌ

''اور جن لوگوں نے کفر کیا وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اگر تم نے ایسا نہ کیا تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد ہوگا''۔(انفال: 73.)

یہ آیت بڑی واضح ہے کہ کافروں سے دوستی کرنے والے انہی میں سے ہیں انہی کی طرح برابر سرابر کافر ہیں اسی لئے فرمایا ''وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں'' لہٰذا طاغوت کے حامی و مددگار جب تک ان کے دوست ہیں تو کفر میں بھی انہی کی طرح ہیں کیونکہ اللہ نے کافروں کو ایک دوسرے کا دوست قرار دیا ہے اور مومنوں سے ان کی دوستی کا تعلق کاٹ ڈالا ہے اور اللہ کا یہ فرمان کہ ''اگر تم نے ایسا نہ کیا تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد ہوگا'' اس کی تفسیر میں فضیلۃ الشیخ عبداللطیف بن عبدالرحمن بن حسن آل شیخؒ فرماتے ہیں:

'' فتنے سے سوائے شرک کے کچھ اور مراد نہیں لیا جا سکتا اور بڑے فساد سے مراد ہے اسلام کی گرہ کھول دینا اور اللہ نے قرآن میں جو احکامات اور نظام دیا ہے اسے توڑ ڈالنا''۔

)نیز ''اگر تم نے ایسانہ کیا'' سے مراد ہے کہ اگر تم نے اس کے مطابق نہ کیا یعنی چونکہ کفار باہم دوست ہیں لہٰذا تم انہیں دوست نہ بناؤ اور اگر تم نے انہیں دوست بنایا تو فتنہ وفساد ہو گا۔ واللہ اعلم۔ مترجم)

☆فرمایا :

اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ وَ اَمْلٰى لَهُمْ،ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ االلّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ وَااللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ

''بے شک جو لوگ اپنی پشتوں کے بل مرتد ہو گئے جبکہ ان کے لئے ہدایت واضح ہو چکی تھی در حقیقت شیطان نے انہیں خوشنما کر کے دکھایا اور اس نے انہیں آسرے دیے اس کی وجہ یہ بنی کہ انہوں نے ان لوگوں سے جو اللہ کے نازل کردہ کو ناپسند کرتے تھے کہا کہ عنقریب بعض معاملات میں ہم تمہاری بات مان لیں گے حالانکہ اللہ ان کے دلوں کے راز تک جانتا ہے''۔(محمد:26-25.)

اس آیت سے استدلال یہ ہے کہ مرتدین ان لوگوں سے جو اللہ کا نازل کردہ دین ناپسند کرتے تھے کہا کہ ''بعض معاملات میں ہم عنقریب تمہاری بات مان لیں گے''، تو جب وہ بعض معاملات میں ان کی اطاعت کرنے کے سبب مرتد قرار پائے جبکہ انہوں نے تمام معاملات میں ان کی اطاعت نہ کی تو جو تمام معاملات میں ان کی اطاعت کرنے بلکہ ان کی مدد اور ان کے ساتھ تعاون کرنے اور انہیں سہارا دے اور ان کی بادشاہت وریاست کو مضبوط کرے اور ان کی مکمل حمایت کرے جو ایسا ہو تو وہ بالاولیٰ کافر و مرتد ہوا۔

☆فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ بَلِ االلّٰهُ مَوْلٰىكُمْ وَ هُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ

''اے ایمان والو اگر تم کافروں کی اطاعت کرنے لگے تو وہ تمہیں تمہاری ایڑیوں کے بل پلٹا دیں گے بلکہ اللہ ہی تمہارا مددگار ہے اور وہ بہترین مددگار ہے''۔(آل عمران:150-149.)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا کہ اگر مومن کفار کی اطاعت کرنے لگے تو وہ انہیں مرتد بنا کر ہی چھوڑیں گے کیونکہ ان کی چاہت ہی یہ ہے کہ وہ انہی کی طرح کفر کرنے لگیں اسی لئے اللہ نے ان کی اطاعت کی اجازت نہ دی، اس کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی ان کا مددگار ہے اور بہترین مددگار ہے تو معلوم ہوا کہ کافروں کی اطاعت کرنا اسلام سے مرتد ہو جانا ہے جیسا کہ فرمایا'' وہ تمہیں تمہاری ایڑیوں کے بل پھیر دیں گے''۔

☆فرمایا:

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَ لَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا وَّ اِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَ االلّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ

''کیا آپ منافقوں کو نہیں دیکھتے کہ وہ اپنے کافر اہل کتاب بھائیوں سے کہتے ہیں اگر تمہیں جلاوطن کیا گیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکل پڑیں گے اور تمہارے سلسلے میں ہم کسی کی بھی ہرگز اطاعت نہ کریں گے اور اگر تم سے مقابلہ کیا گیا تو ہم تمہاری مدد ضرور کریں گے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں''۔(حشر:10.)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ منافقین کافروں کے بھائی ہوتے ہیں کیونکہ وہ انہیں خفیہ طور پر وعدے دیتے ہیں کہ وہ مسلمانوں سے مقابلے کی صورت میں ان کے ساتھ مقابلے میں نکلیں گے اور ان کے سوا کسی کی نہیں مانیں گے اور جنگ وجدال میں ان کی مدد بھی کریں گے۔ یہ سب خفیہ وعدوں کی صورت

میں ہے اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اسے نفاق اور کفر شمار کیا تو صدقِ دل سے اعلانیہ اس کا نہ صرف اظہار کرے بلکہ اس پر جان کی بازی بھی لگادے تو وہ منافق اور کافر کیوں نہ ہو؟ اہم بات یہ ہے کہ طاغوت کے دوست، مددگار، حامی سب ہی کافر ہیں کیونکہ شیطان کے دوستوں کی راہ میں لڑ رہے ہوتے ہیں ۔(العیاذ باللہ من ذلک)

☆فرمایا:

وَ لاَ تَرْكَنُوْآ اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ االلهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لاَ تُنْصَرُوْنَ

''اور ان لوگوں کی طرف جھکاؤ مت رکھو جنہوں نے ظلم ڈھائے پس تمہیں آگ لگ جائے گی اور اللہ کے سوا تمہارے کوئی دوست نہیں پھر تمہاری مدد بھی نہ کی جائے گی''۔(ھود:113.)

اس آیت میں ظالموں کی طرف رکون (معمولی جھکاؤ) پر شدید ترین وعید بیان کی گئی ہے جبکہ یہ مداہنت (مکمل میلان، چاپلوسی) کی ایک نوع ہے تو جو ان کے کفر پر ان کی اتباع کرے اور ان کے کاموں سے خوش ہو اور ان کے ساتھ تعاون کرے، ان سے محبت اور ان کی مدد کرے اللہ کی قسم وہ کفر میں اس وقت تک انہی کی مثل ہے جب تک ان کے کاموں پر راضی رہے۔ نیز اللہ کے اس فرمان ''اور اللہ کے سوا تمہارے کوئی دوست نہیں پھر تمہاری مدد بھی نہ کی جائے گی''، پر غور روفکر کریں کہ ظالموں کی طرف میلان رکھنے اور مدد مانگنے والوں تک سے اللہ نے اپنی دوستی اور مدد کا تعلق ختم کر ڈالا، تو جو انہیں نہ صرف دوست بنائے بلکہ ان کی مدد بھی کرے مثلاً طاغوت کے مددگار اور حامی وہ اللہ کی دوستی اور مدد کے مستحق کیونکر ہو سکتے ہیں۔

☆فرمایا:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ،وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَ اَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ االلهِ وَ فِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ وَ مَنْ يَّعْتَصِمْ بِاالله فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

''اے ایمان والو اگر تم اہل کتاب کے ایک گروہ کی اطاعت کرو گے تو وہ تمہیں تمہارے ایمان لانے کے بعد کافر بنادیں گے اور تم کیونکر کفر کر سکتے ہو جبکہ تم پر اللہ کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں اور تم میں اس کا رسول موجود ہے اور جو اللہ کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کرے گا وہی صراط مستقیم کی طرف ہدایت دیا گیا ہے''۔(آل عمران:101-100.)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ اگر اہل ایمان اہل کتاب کی اطاعت کرنے لگ جائیں تو وہ انہیں مرتد بنا کر رہیں گے پھر یہ بتایا ہے کہ مومن کیونکر کفر کر سکتے ہیں (یعنی ان کے لئے کفر کرنا کیونکر جائز ہو سکتا ہے) جبکہ اللہ انہیں ایمان کی راہ دکھا چکا ہے اور ان میں اللہ کے رسول ﷺ بھی موجود ہیں جو ان پر اللہ کی آیات پڑھتے ہیں؟ پھر فرمایا کہ ''اور جو اللہ کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کرے گا وہی صراط مستقیم کی طرف ہدایت دیا گیا ہے''اس آیت سے معلوم ہوا کہ کافروں کی اطاعت کرنے والے اللہ کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کرنے والے نہیں ہوتے کیونکہ کسی مومن کے دل میں '' اللہ کے ساتھ مضبوط تعلق اور کفار کی اطاعت''، جمع نہیں ہو سکتے۔

اس آیت سے ہمارے موقف پر استدلال یہ ہے کہ طاغوتی حکام اپنے یہود و نصاریٰ دوستوں کی خاص طور پر امریکہ کی اطاعت کرتے ہیں لہٰذا ان کا یہود و نصاریٰ کی اطاعت کرنا ہی اسلام سے مرتد ہو جانا ہے، تو جو یہود و نصاریٰ کے ان فرمانبرداروں کا اطاعت گذار ہو وہ بھی انہی کی طرح ہوا کیونکہ یہ سب ہی کفار کی اطاعت میں شریک ہوئے۔(واللہ المؤید والموفق الصواب)